التراث: فرمان الٰہی ہے: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ﴾ [النساء ۱۷۱، المائدۃ ۷۷]
کیا صوفی بزرگان - (نعوذ باللہ) - اللہ کے رسول ﷺ، اور اصحاب کرام ؓ سے بڑھ کر کرامات رکھتے ہیں؟!

صفحہ: (۲۴۵):: سلطان نظام الدین کا جنازہ ہلنے لگا اور کفن سے ہاتھ باہر نکل آیا تو لوگ حضرت امیر خسرو کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے کہ ان کا عشق پتہ نہیں کیا قیامت ڈھائے گا، یہ عشق کی کرامت ہے۔

التراث: امیر خسرو کے عشق نے سلطان نظام الدین کو زندہ کر دیا، تو ظالم لوگ عاشق کو اٹھا کر لے گئے اور معشوق کو **''زندہ درگور''** کر دیا؟!!

صفحہ: (۲۵۳):: نور المشائخ کابلی مجددی نے بتایا کہ ایک بار ایک غیر محرم قاری صاحب سے میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تلاوت کی درخواست کی۔ اس نے پڑھنا شروع کیا تو معاً خیال آیا کہ کہیں والدہ ماجدہ نے محسوس نہ فرمایا ہو کہ نامحرم سے سنوایا۔ خود کیوں نہیں پڑھا۔ قبرستان سے باہر آئے تو حافظ عبدالمنان نے کہا: جیسے ہی قاری صاحب نے تلاوت شروع کی میں نے غنودگی میں ایک سیکنڈ تک محسوس کیا کہ آپ کی والدہ مرحومہ نے گویا کروٹ بدل کر رخ مبارک دوسری طرف پھیر دیا۔

التراث: (۱) کیا قبر پر تلاوتِ قرآن کرنے کرانے پر ''مہر نبوت'' ثابت ہے؟

(۲) نیز اس فرمانِ الٰہی کا کیا مطلب ہے: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل ۸۰]؟

عاشق مزاج صوفی بجا کہتے ہیں کہ یہاں موتی سے مردہ لوگ مراد نہیں، بلکہ قرآن وسنت پر غور وفکر کی توفیق سے محروم لوگ ہیں۔ جی ہاں دیکھیے: توفیق ہدایت سے محروم لوگ مشبَّہ ہیں، مردے مشبَّہ بہ ہیں اور ''عدم سماع'' وجہ تشبیہ ہے۔ کلام عرب میں وجہ تشبیہ 'مشبہ سے زیادہ مشبہ بہ میں ہونا ضروری ہے۔ یعنی: ''آپ ان کافروں سے اپنی بات منوا نہیں سکتے، جس طرح مردے کو اپنی بات سنا نہیں سکتے۔''

جیسے فرمایا: ﴿وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا﴾ [الأعراف ۱۷۹]، ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝﴾ [البقرۃ ۶-۷]

پس اگر مدفون مردے سنتے ہوں، تو کلام الٰہی میں یہ تشبیہ - نعوذ باللہ - غیر فصیح ہوگا۔

قسم الترجمة

اے عاقبت نا اندیش !! کب کرو گے توبہ ؟ !

أيُّها المُقصِّرُ متى تَتُوبُ؟ (القسم العلمي بدار الوطن۔ الرياض ط: ١٤٢٠هـ) ترجمہ: ابو محمد

❁ توبہ کی نعمت ❁ توبہ کا وجوب ❁ توبہ کے فضائل ❁ سچی توبہ کے شرائط

❁ قبولیت توبہ کی علامتیں ❁ توبہ کے اسباب ❁ تائبین کے واقعات ❁ تائبین کے لیے خوشخبری

تمہید: الحمدُ للهِ و كفٰى وصلاةً وسلامًا على نبيّهِ المُصطفٰى ورَسُولِهِ المُجتبٰى، أما بعدُ:

یقیناً توبہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ایک ایسا نور ہے، جو گناہوں کی تیرہ و تاریک شب میں خوب چمکتا دمکتا ہے۔ یہ ایسی چمک ہے جو آسمان و زمین کے کناروں میں نمایاں ہوتا ہے۔ یہ نور نافرمانوں کو اپنے پالنے والے کی طرف رجوع کرنے پر اکساتی ہے، اور ان کے لیے گناہگاری سے بچنے کی خوبیوں کو اجاگر کرتی ہے۔

اور توبہ نافرمانوں اور کوتاہوں کو لگاتار پکارتی رہتی ہے کہ "اپنے خالق کی طرف آؤ ، اپنے پالنے والے کی طرف بڑھو ... ، بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہایت وسیع ہے ..... اور اس کا فضل بہت بڑا ہے ... ، اور توبہ کرنے والوں پر اس کی خوشی کی کوئی حد نہیں! ﴿وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ [الشورى ٢٥] "وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو شرفِ قبولیت بخشتا اور اپنے بندوں سے درگزر کرتا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے خوب جانتا ہے۔" پس **اے نافرمان!** اپنے رب کی طرف رجوع کرو، اپنے گناہوں پر آنسو بہاؤ! اور اے کوتاہ اندیش! اپنی کوتاہیوں سے باز آ کر اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ۔ اس سے درگزری اور معافی طلب کرو..... اور **اے اطاعت شعار!** اپنی اطاعت پر نظر رکھنے، اپنے عمل صالح پر ناز کرنے اور اپنی خامیوں سے **غفلت** پر اپنے رب کی طرف توبہ کرو۔ ﴿وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ [النور ٣١]

توفیق والے پیارے مسلمان بھائی! یہ کتابچہ توبہ کے فضائل، اس کے احکام اور ثمرات کے علاوہ بعض تائبین کے واقعات پر مشتمل چنیدہ گلدستوں اور رسیلے پھلوں کا مجموعہ ہے۔ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ ہر مسلمان کے لیے توبہ اختیار کرنے پر مددگار ہو جائے۔ یقیناً اسی سے سوال کرنا بہترین ہے، اور وہی بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔ (ناشر)

توبہ کی نعمت

پیارے بھائی!

جب سے لوگ پیدا ہوئے لگاتار سفر کر رہے ہیں۔ دنیا کوئی وطن اور جائے قرار نہیں ہے، بلکہ یہ پار کرنے اور گزر جانے کی جگہ ہے.... اور یہ سفر اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچے بغیر ختم نہیں ہوگا۔ پس جس کسی نے اپنا سفر اچھی طرح طے کیا، اسے جنت میں ہمیشگی کی نعمتیں پوری پوری دی جائیں گی۔ اور جس نے اپنے سفر میں برائیاں کیں، اس کو بدلے میں جہنم کا دردناک عذاب ملے گا...... پس خوش بخت وہی ہے جس نے اس سفر کا انتظام کیا اور اس کی پوری تیاری کر لی، اور اس کی خاطر پرہیزگاری اور عمل صالح پر مشتمل زادِراہ کا انتظام کر لیا۔ اور بدبخت وہ ہے جس نے اپنی عمر کو غفلت اور گناہوں میں ضائع کر دیا، پس اس کی اپنے رب کی طرف پیشی نافرمانوں، گناہگاروں اور مجرموں کی طرح ہوگی۔

اور بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سفر پر گامزن ہے، اس دوران ضرور اس سے ناقابلِ تعریف باتیں اور کام سرزد ہوں گے؛ کیونکہ انسان ہر غلطی سے معصوم نہیں ہے، اور وہ بھول چوک اور غفلت میں پڑتا رہتا ہے۔ پس جب گناہ بندے پر اس کے رب کی ناراضگی اور اس کے انتقام کا ذریعہ ہے، اس لیے اللہ عزت اور جلال والے نے اپنے بندوں کو گناہوں کا قیدی یا حیرانگی و بے چینی کا شکار بنا کر نہیں چھوڑا؛ بلکہ ان پر اپنی طرف سے بڑی نعمت فرمائی، اور ان پر بہت بڑا احسان فرمایا؛ کہ ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھول دیا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو توبہ کی توفیق سے نہ نوازتا، اور ان پر اس کی قبولیت کی نعمت ارزانی نہ فرماتا تو ضرور بندے نہایت تنگی میں پڑ جاتے، اور وہ معافی سے ناامید ہو جاتے، اور اپنے رب کی قربت طلب کرنے کی کسی کو ہمت ہی نہ ہوتی، اور درگزر فرمانے، معاف فرمانے اور بخشش فرمانے کی آس ٹوٹ جاتی۔

اللہ تعالیٰ خوب مغفرت فرمانے والا، خوب توبہ قبول فرمانے والا اور خوب مہربان ہے۔

یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں تقریباً ایک سو دفعہ اپنی صفاتِ کمال میں نہایت مغفرت فرمانے والا اور بڑا مہربان ہونا بھی بیان فرمایا ہے۔ اور بہت ساری آیات میں اپنے بندوں پر توبہ کا احسان جتلایا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝﴾

[النساء ۲۷] "اور اللہ تعالیٰ تو تمہارا توبہ قبول فرمانا چاہتا ہے، اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑنے والوں کی خواہش ہے کہ تم لوگ بری طرح مائل ہو جائیں۔" اور فرمایا: ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ [النور ۱۰] "اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، اور یقیناً اللہ تعالیٰ خوب توبہ قبول فرمانے والا نہایت حکمت والا ہے۔" نیز فرمایا: ﴿اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [النجم ۳۲] "یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے۔" اور فرمایا: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ [الأعراف ۱۵۶] "اور میری رحمت ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے۔"

پس میرے پیارے بھائی!

توبہ کا دروازہ آپ کے سامنے چوپٹ کھلا ہے، اور وہ تیرا انتظار کر رہا ہے...... اور رجوع کا راستہ آسان ہے جو تیری آمد کا مشتاق ہے...... پس دروازہ کھٹکھٹایئے...... اور راستے پر گامزن ہو جایئے۔ اور اپنے رب سے توفیق اور امداد مانگ لیجیے...... اور اپنے نفس کے خلاف جہاد کیجیے اور اسے اپنے رب کی اطاعت تک محدود رکھیے...... اور جب آپ توبہ کرنے کے بعد ایک اور بار گناہ کی طرف لوٹ آئیں اور اپنی توبہ توڑ بیٹھیں؛ تب بھی ایک اور مرتبہ اپنی توبہ کی تجدید کرنے سے نہ شرمائیں، اگرچہ یہ خطا تجھ سے بارہا بھی سرزد ہو جائے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝﴾ [الإسراء ۲۵] "بیشک وہ خوب رجوع کرنے والوں کے حق میں نہایت مغفرت فرمانے والا ہے۔" اور فرمایا: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝﴾ [الزمر ۵۳-۵۴] "فرمایئے کہ اے میرے وہ بندے! جو اپنی جانوں پر ظلم کر چکے ہیں تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، بلاشبہ وہ نہایت مغفرت فرمانے والا اور خوب مہربان ہے۔ اور ہاں اپنے اوپر عذاب واقع ہونے اور امدادِ الٰہی سے محروم ہونے سے پہلے ہی اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی اطاعت اختیار کرو۔" اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ" [صحیح سنن ابن ماجہ] "اگر تم بکثرت غلطیوں کا ارتکاب کر لیں، حتی کہ تمہارے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کر لیں، تب بھی یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔"

پس کہاں ہیں... توبہ کرنے والے، (گناہوں پر) پچھتانے والے؟

کہاں ہیں......لوٹ آنے والے، خوف کھانے والے؟

کہاں ہیں... رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے؟!

توبہ کا وجوب

"توبہ" ظاہری اور باطنی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ امورسے ظاہری اور باطنی طور پر اس کے پسندیدہ کاموں کی طرف رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ: جوکوئی اللہ تعالیٰ سے شرماتے ہوئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے مخالفتوں سے باز آئے تو وہ توبہ کرنے والا ہے۔

اور توبہ قرآن کریم، حدیث شریف اور اجماع امت کے مطابق ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔

قرآن مجید میں سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے: ﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○﴾ [النور ۳۱] "اور اے ایمان والو سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو، تاکہ کامیابی حاصل کرسکو۔" اور فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ [التحریم ۸] "اے ایماندارو سب اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو، خالص توبہ۔" ان دونوں آیات کریمہ میں تمام مؤمنوں کو توبہ کرنے کا واضح حکم ہے، جو کہ توبہ کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ اور یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ توبہ نافرمانوں اور گناہگاروں کے ساتھ مخصوص نہیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس کا حکم فرمایا ہے۔

وجوبِ توبہ کے دلائل میں سے یہ فرمانِ الٰہی بھی ہے: ﴿وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○﴾ [الحجرات ۱۱] "اور جو توبہ نہ کریں تو وہی لوگ ہی ظالم ہیں۔" اس میں بندگانِ الٰہی کو دو قسموں میں تقسیم فرمایا: "توبہ کرنے والے" اور "ظالم"۔ اور جب ظلم حرام ٹھہرا تو توبہ کرنا واجب ہوگیا۔

سنت نبویہ میں سے: نبی کریم ﷺ نے توبہ کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: "يا أيها الناسُ توبوا إلى اللهِ، فإني أتوبُ إليه في اليوم مائةَ مرةٍ" [صحیح مسلم] "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کیا کرو، بیشک میں روزانہ ایک سو دفعہ اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔"

اجماع امت: امام ابن قدامہؒ نے کہا ہے: توبہ کے وجوب پر اجماع واقع ہو چکا ہے۔ [مختصر منہاج

[المقاصدین] اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا: ہر بندے کے لیے توبہ لازمی ہے۔ اور یہ تمام اگلوں اور پچھلوں پر واجب ہے۔ [مجموع الفتاوی] امام قرطبیؒ نے کہا: امت اسلامیہ کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ توبہ واجب ہے اور یہ معین فریضہ ہے۔ [الجامع لأحکام القرآن]

میرے پیارے بھائی! یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ پر توبہ کرنا لازمی فرض قرار دیا ہے..... تاکہ آپ سے سرزد ہونے والے خطا قصور سے درگزر فرمائے، آپ کے گناہوں کو بخش دے، آپ کی برائیوں کو مٹا دے۔ پس اللہ عزوجل ہم سے اور ہماری فرمان برداری اور اعمال صالحہ سے بے محتاج ہے، جیسے کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ﴾ [الحج ۳۷] ''اللہ پاک تک ان (قربانیوں) کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا لیکن اس ذات تک تمہاری پرہیزگاری ہی پہنچتی ہے۔''

لہٰذا میرے بھائی! سچی توبہ کرنے میں پہل کر، روزانہ اور ہر وقت اپنے توبے کی تجدید کرتے رہو، یقیناً اپنے گناہ سے رجوع کرنے اور اس پر افسوس کرنے والا ''اصرار کرنے والا'' شمار نہیں ہوتا، اگرچہ دن میں ستر دفعہ سے زیادہ اپنا گناہ دہرائے!!

اب توبہ کر لے!

توبہ- اے میرے بھائی - فوراً واجب ہوتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں تأخیر کرنا اور آئندہ کرنے کا ارادہ کرتے رہنا ایک اور گناہ ہے، جو توبہ کا تقاضا کرتا ہے۔ اور یہ توبہ میں دیر کرنے والا نہیں جانتا جو کہتا ہے: میں کل توبہ کر لوں گا، کہ وہ واقعی کل تک زندہ رہے گا۔ بلکہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ بھی سکتا ہے کہ نہیں، بیشک موت کبھی بغیر کسی سبب یا پیشگی قرائن کے بالکل اچانک آ جاتی ہے۔ اور ہم نے کتنے ہی لوگوں کو دیکھا ہے کہ حرکت قلب بند ہونے سے، یا خطرناک حادثے سے یا ایسے سبب سے فوراً لقمہ اجل بن گئے، جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ [لقمان ۳۴] ''اور کسی بھی فرد کو نہیں معلوم کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی بھی فرد نہیں جانتا کہ کس زمین میں اسے موت آئے گی۔'' اللہ رب العزت نے مغفرت حاصل کرنے کے اسباب اختیار کرنے میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا ہے، جن میں توبہ بھی شامل ہے۔ ﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾[آل عمران ۱۳۳] ''اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جلد از جلد بڑھو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔'' اور فرمانِ الٰہی ہے: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ [البقرة ١٤٨] ''اور نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔'' اور عزت وجلال کے مالک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [آل عمران ١٣٥] ''اور وہ لوگ جب ان سے کوئی بے حیائی سرزد ہوتی ہے یا کسی گناہ کے ذریعے اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں، تو انہیں اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے، پس فوراً اپنے گناہوں کے لیے مغفرت مانگتے ہیں، اور گناہوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا معاف کر بھی کون سکتا ہے۔ اور وہ اپنے کرتوت پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ علىٰ ما فعلوا وهم يعلمونَ'' [أحمد وصححه الألباني] ''جانتے ہوئے بھی اپنے کرتوت پر قائم رہنے والوں کے لیے جہنم کی وادئ ویل (ہلاکت، بربادی، افسوس) تیار ہے۔''

پس اے پیارے بھائی!

ابھی توبہ کرلو......اس سے پہلے کہ گناہوں کی سیاہی تیرے دل کو ڈھانپ لے، پھر تو گناہوں سے چھٹکارا ہی نہ پاسکے۔

ابھی توبہ کرلو......اس سے پہلے کہ تجھ پر بیماری یا موت کا حملہ ہو جائے، پھر تجھے توبہ کا موقع ہی نہ ملے۔

ابھی توبہ کرلو......اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ تیرے پاس آدھمکے، پھر تو کہنے لگے: ﴿رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝﴾ ''اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) دوبارہ بھیج'' تو تجھے جواب ملے: ﴿كَلَّا﴾ ''ہرگز نہیں۔'' [المؤمنون ٩٩-١٠٠]

توبہ کے فضائل

توبہ درحقیقت دین اسلام ہے، یہ ایمان کی منزلیں ہیں۔ اور انسان اپنی زندگی کے تمام مراحل میں اس سے بے محتاج نہیں ہوسکتا۔ پس خوش نصیب وہ ہے جس نے اس (توبہ) کو اللہ تعالیٰ اور اخروی گھر کی جانب اپنے سفر میں ساتھ ساتھ رکھا۔ اور بدبخت وہ ہے جس نے اسے نظر انداز کیا اور اسے پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔

اور توبہ کی بہت ساری فضیلتوں میں سے بعض درج ذیل ہیں:

{1}: یہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝﴾ [البقرۃ ۲۲۲] "یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔"

{2}: یہ کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ [النور ۳۱] "اور اے اہل ایمان! تمام اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو، تاکہ کامیابی حاصل کر سکیں۔"

{3}: بیشک یہ بندے کے اعمال کی قبولیت اور اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَهُوَ الَّذِیْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ﴾ [الشوریٰ ۲۵] "اور اللہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور برائیوں کو معاف فرماتا ہے۔" اللہ مزید فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝﴾ [الفرقان ۷۱] "اور جو کوئی توبہ کرے اور نیک عمل انجام دے، تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح توبہ کرتا ہے۔" یعنی اس کی توبہ قبول فرمائی جاتی ہے۔

{4}: بیشک یہ جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝﴾ [مریم ۵۹-۶۰] "پھر ان کے بعد برے جانشیں آئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور خواہشات نفسانی کی پیروی میں جت گئے، پس عنقریب وہ غیّ میں جا پہنچیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل انجام دیا، تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔" غيّ جہنم میں ایک وادی ہے۔ [ابن کثیر]

{5}: بیشک یہ مغفرت اور رحمت کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ [الأعراف ۱۵۳] "اور وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب ہونے کے بعد توبہ کیا، اور ایمان لے آئے؛ یقیناً آپ کا رب اس کے بعد بلاشبہ نہایت مغفرت فرمانے والا، خوب مہربان ہے۔"